نقلی ناخن لگانے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-8175

تاریخ اجراء: 24جمادی الآخر1444ھ/17جنوری2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نیلز میکنگ کروانا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نیلز میکنگ (Nails Making) یعنی خوبصورتی کے لیے عورتوں کا اپنے ناخنوں کی تراش خراش کروانا اور ان پر آرٹیفیشل یعنی مصنوعی ناخن لگوانا، فی نفسہ جائز ہے، جب کہ یہ ناخن انسان یا خنزیر کے کسی جز سے تیار کردہ نہ ہوں اور مصنوعی ناخن عام طور پر دو طرح لگائے جاتے ہیں: (1) اس انداز میں ناخن لگائے اور لگوائے جاتے ہیں کہ جب اتارنا چاہیں اتار سکتے ہیں، ان کا حکم یہ ہے کہ وضو و غسل کے لیے انہیں اتارنا ضروری ہے، کیونکہ ان کو اتارے بغیر پانی نیچے نہیں پہنچتا۔ (2) مصنوعی ناخن، ڈاکٹر (Doctor) یا سکن اسپیشلسٹ (Skin Specialist) سے اس طرح لگوائے جاتے ہیں کہ انہیں با آسانی خود نہیں اتارا جا سکتا، بلکہ یہ اصل ناخنوں کی طرح پیوست ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ایک وقت (Time Period) کے بعد خود ہی اترنا شروع ہو جاتے ہیں اور بعض صورتوں میں ڈاکٹر یا سکن اسپیشلسٹ وغیرہ سے اتروانے پڑتے ہیں، ایسے ناخن لگوانے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ ضرورت کی وجہ سے لگوائے جائیں، مثلاً کسی سبب سے ناخن ٹوٹ گیا یا ایسا خراب ہو گیا کہ جو ضرر کا باعث ہو، تو لگوانے کی اجازت ہے اور دوسری صورت یہ کہ بلا ضرورت محض خوبصورتی کے لیے لگوائے جائیں، تو اس صورت میں لگوانے کی اجازت نہیں کہ وضو و غسل میں ناخنوں پر پانی پہنچانا فرض ہے اور مصنوعی ناخنوں کے لگے ہونے کی صورت میں پانی نہیں پہنچے گا، البتہ اگر کسی نے لگوا لیے، خواہ ضرورتاً لگوائے یا بلا ضرورت، بہر صورت انہیں اتارے بغیر وضو و غسل ہو جائے گا، کیونکہ انہیں اتارنے میں شدید حرج ہے اور شریعت نے حرج کو دور کیا ہے۔

اس کی نَظِیر ہلتا ہوا دانت ہے کہ اگر اس کو تار سے باندھا ہو یا کسی مسالے وغیرہ سے جمایا ہو یا دانتوں میں چونا یا مِسّی کی ریخیں جم گئی ہوں تو شرعی طور پر اس کے نیچے پانی بہانا ضروری نہیں، یونہی مصنوعی ناخن لگوانے کی صورت میں اگر ناخن کو اُتارنا حرج و مشقت کا باعث ہو، تو اُتار کر نیچے پانی بہانے کی حاجت نہیں۔

جس عضو کا دھونا فرض ہے اس پر اگر کوئی ایسی چیز لگی جسے بآسانی اتارا جا سکتا ہو، مثلاً مصنوعی ناخن تو اس کے نیچے پانی بہانا فرض ہونے کے بارے میں در مختار اور فتاوی عالمگیری میں ہے: واللفظ للآخر "تحریک الخاتم سنۃ ان کان واسعاوفرض ان کان ضیقابحیث لم یصل الماء تحتہ" ترجمہ: انگوٹھی اگر کشادہ ہو، تو اسے حرکت دینا سنت ہے اور اگر تنگ ہو کہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچ سکتا ہو، تو اسے حرکت دے کر اس کے نیچے پانی بہانا فرض ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، جلد 01، صفحہ 05، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "ہر قسم کے جائز، ناجائز گہنے، چھلے، انگوٹھیاں، پہنچیاں، کنگن، کانچ، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے، تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہ جاتا ہو، تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائے گا، تو کچھ ضروری نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 01، صفحہ 290، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جس چیز کو بغیر حرج و ضرر کے اتارنا ممکن نہ ہو یا اتارنے سے خود ویسے نہ لگا سکتا ہو، جیسے وہ ناخن جنہیں اسکن اسپیشلسٹ وغیرہ سے لگوایا جاتا ہے، تو انہیں اتارے بغیر وضو و غسل ہو جائے گا، جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "ومن ضرر الحل ان یکون فی مکان لا یقدر علی ربطھا بنفسہ ولا یجد من یربطھا کذا فی فتح القدیر" ترجمہ: اور جسے پٹی کھولنے میں ضرر ہو کہ وہ ایسی جگہ میں ہے کہ وہ خود باندھنے پر قادر نہیں اور نہ وہ ایسا شخص پاتا ہے جو اسے باندھ دے، (تو مسح جائز ہے) ایسے ہی فتح القدیر میں ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 35، مطبوعہ کوئٹہ)

پیوست ہو جانے والا مصنوعی ناخن ضرورتاً لگوانا جائز اور اتارنے میں حرج ہونے کی صورت میں بغیر اتارے وضو و غسل بھی جائز، اس کی نظیر ہلتا ہوا دانت ہے، چنانچہ فتاوٰی رضویہ میں ہے: "ہلتا ہوا دانت اگر تار سے جکڑا ہے معافی ہونی چاہئے، اگرچہ پانی تار کے نیچے نہ بہے کہ بار بار کھولنا ضرر دے گا، نہ اس سے ہر وقت بندش ہو سکے گی۔ ہلتا ہوا دانت چاندی کے تار سے باندھنا یا مسالے سے جمانا جائز ہے اور اس وقت غسل میں اس تار یا مسالے کے نیچے پانی نہ بہنا معاف ہونا چاہئے۔ یوں ہی اگر اُکھڑا ہوا دانت کسی مسالے، مثلاً برادہ آہن و مقناطیس وغیرہ سے جمایا گیا ہے جمے ہوئے چُونے

کی مثل اس کی بھی معافی چاہئے۔اقول لانہ ارتفاق مباح وفی الازالۃ حرج۔(میں کہتاہوں) کیونکہ یہ انتفاع وعلاج مباح ہے اورزائل کرنے میں حرج ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد1، صفحہ606، 607، مطبوعہ رضافاونڈیشن، لاھور)

البتہ مصنوعی ناخن لگانے میں اگر ایسااندازہو کہ دیکھنے والے یہی سمجھیں کہ خلافِ شرع ناخن بڑھائے ہوئے ہیں اوریوں محلِ تہمت بنے تواس سے بچناچاہیے کہ لوگوں کوبدگمانی کاموقع نہ دیاجائے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net